خلفاء احمدیت کی قبولیت دعا کے نمونے/واقعات

امام آخرالزمان حضرت مسیح موعودنے دعا کی برکات اوردعاکے فلسفے کوبہت واضح کیا،آپ ایک جگہ فرماتے ہیں‌کہ:

”ہزاروں درودوسلام اوربرکتیں اس پاک نبی محمد ﷺ پرنازل ہوں جس کے ذریعے ہم نے وہ زندہ خداپایا،جوآپ سے کلام کرکے اپنی ہستی کاآپ ہمیں نشان دیتاہے اورفوق العادت نشان دکھاکراپنی ہستی کاآپ ہمیں نشان دیتاہے اورفوق العادت نشان دکھاکراپنی قدیم اورکامل طاقتوں اور قوتوں کاہم کوچمکنے والاچہرہ دکھاتاہے۔

(نسیم دعوت،صفحہ 3)

آپ کے اس یقین اورفلسفہ دعاکوآپ کے مریدوں اورآپ کے ماننے والوں نے تجربہ کرکے دیکھااوردعاکاہتھیار سنبھال کرہی زندگی کے نشیب وفرازکوعبورکرنے کی کوشش کی۔

حضرت خلیفۃالمسیح الاوّل رضی اللہ عنہ‘ کے قبولیتِ دعاکے واقعات

آپؓ نے کسی روایت کے ذریعہ سن رکھاتھا کہ بیت اللہ جب نظرآئے اس وقت جوبھی دعاکی جاتی ہے وہ قبول ہوجاتی ہے۔آپ نے یہ دعاکی ”الٰہی میں توہروقت محتاج ہوں۔اب میں کون کونسی دعامانگوں میں یہی دعامانگتاہوں کہ جب میں ضرورت کے وقت دعامانگوں تواس کوقبول کر“۔

(مرقاۃ الیقین،صفحہ49)

....

ایک دفعہ آپ حصول تعلیم کے لئے لکھنوگئے سفرکی تکلیف کے بعدجہاں قیام کیاوہاں کھانے کاانتظام خودکرناپڑا۔روٹی بنانے کادلچسپ واقعہ بتاتے ہیں۔”روٹی بنانے کے لئے ایک منطق سے کام لیاگیا۔چولہے میں آگ جلاکرتوارکھاروٹی بنانے کی ترکیب یہ کی آٹابہت پتلاگھول لیااورایک برتن کے ذریعہ گرم توے پربغیرگھڑنے خوبصورت دائرے کی طرح ڈال دیا۔جب اس کانصف حصہ پک گیاتوپلٹنے کے لئے روٹی اٹھانے کی فضول کوشش کی،روٹی اوپرتک پک چکی تھی خیال فلسفہ توے کواتارکرآگ کے سامنے رکھوادیا۔جب عمدہ طورپراوپرتک پک چکی تھی خیال فلسفہ توے کواتارکرآگ کے سامنے

رکھوادیا۔جب عمدہ طورپراوپر کاحصہ بھی پک گیاتوپلٹنے کے لئے روٹی اٹھانے کی فضول کوشش کی،روٹی اوپر تک پک چکی تھی خیال فلسفہ توے کواتار کرآگ کے سامنے رکھوادیا۔جب عمدہ طورپراوپرکاحصہ بھی پک گیاتوچاقوسے اتارنے کی کوشش مگرچاقوسے اترنے سے بھی اس نے انکارکردیا۔مجھے دعاکی توفیق ملی۔مکان سے باہر گیاکہ آسمان کی طرف منہ اٹھاکریوں دعاکی ایمولاکریم ایک نادان کے سپردکام کرنااپنے بنائے ہوئے رزق کاضائع کرناہے یہ کس لائق جس کے سپردروٹی بناناکیاگیا۔اس دعاکے بعدآپ پُرتکلف لباس میں حکیم صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا"آپ اس وقت آئے اوربے اجازت چلے گئے،یہ شاگردوں کاکام ہے۔آئندہ تم روٹی ہمارے ساتھ کھایاکرو۔یہیں رہویاجہاں ٹھہرے ہووہاں رہومگرروٹی ہمارے ساتھ کھایاکرو۔"

(مرقاۃ الیقین:صفحہ70)

....

مکرم قاضی صاحب نے حضورکی قبولیت دعاکاواقعہ بیان کیاہے:۔

لکھنوکے شیخ محمدعمرصاحب لاہورمیڈیکل میں پڑھتے تھے جوبعدمیں ڈاکٹرمحمدعمرکے نام سے سلسلہ احمدیہ کے مخلص اورناموربزرگ جناب بابوعبدالحمیدصاحب کے داماد ہوئے۔طبیعت ابتداہی سے آزادپائی تھی،بلحاظ وضع قطع گفتگووہ کچھ نہ تھے۔جوباطن میں تھے صوم وصلوٰۃ کے پابند،تہجدگذار،مہمان نواز،غرباء مریضوں کے ہمدردحضرت خلیفہ اول کی خدمت میں دعاکے لئے حاضرہوتے تھے کسی کے سامنے جھکتے نہ تھے۔ان کی میڈیکل کے استادوں اورسربراہوں سے نہیں بنتی تھی اوروہ سمجھتے تھے کہ مجھے کوئی نہ کوئی نقص نکال کرفیل کردیاجاتاہے جب متواتردوسال فیل ہوتے رہے تودانستہ حضرت خلیفہ اول کے سامنے مجھے مخاطب کرتے ہوئے واشگاف غیرمومنانہ الفاظ میں کہنے لگے"خدایاتوہے یانہیں ،یاہے تومیڈیکل ممتحنین کے سامنے پیش نہیں جاتی۔"

حضرت مولوی صاحب نے سن لیاآنکھیں اوپراٹھاکرفرمایا"ہلّاجی"یعنی اچھاجی۔اوراپنے کام میں مشغول ہوگئے۔اسی سال محمدعمرصاحب ڈاکٹربن گئے حضورکی خدمت میں حاضرہوکرمیں نے عرض کیامحمدعمرپاس ہوگئے۔آپ نے ان کومخاطب کرکے فرمایا"دیکھامیرے قادرخداکی قدرت نمائی"۔

محترم چوہدری غلام محمد صاحب بی اے کا بیان ہے کہ 1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گرگئے، حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی بنائی تھی وہ بھی گرگئی۔ آٹھویں روز یا شاید نویں روز حضرت خلیفہ المسیح الاوّل نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں دعا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ آج میں نے وہ دعا کی ہے جو حضرت رسول کریم ﷺ نے ساری عمر میں ایک دفعہ کی تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی اس کے بعد بارش بند ہوگئی عصر کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

(اصحاب احمد جلد ہشتم، صفحہ 71)

....

مولوی عبدالوہاب صاحب عمر الفضل مورخہ 19 مئی 49ء میں لکھتے ہیں:۔

حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفہ اوّل نے بتایا کہ ایک روز حضور کے پاس ایک کشمیری دھسہ (کمبل) آیا آپ نے وہ کمبل ضرورت مند کو دے دیا۔ اس روز کئی کمبل آئے اور سب کے سب آپ نے تقسیم کر دیئے۔ ایک کمبل آیا تو مجھے خیال آیا کہ گھر کے لئے بھی ایک کمبل رہنا چاہیے میں نے کہا کہ یہ کمبل آپ مجھے دے دیں آپ نے دے دیا اور فرمایا "ہم تو مولیٰ سے سودا کر رہے تھے وہ بھیجتا تھا اور ہم کسی حاجت مند کو دیتے تھے تم نے ہمارا سودا خراب کر دیا اب کوئی کمبل نہیں آئے گا۔ چنانچہ اس کے بعد وہ سلسلہ بند ہوگیا۔ چنانچہ عبدالواہاب صاحب لکھتے ہیں کہ خاکسار کو بعض اور اصحاب نے بھی یہ واقعہ سنایا مگر وہ یہ نہ بتاسکے کہ ساتواں کمبل تھا یا نواں ممکن ہے بعد میں کوئی شخص صحیح تعین کر سکے اس لئے ہمیں نفس واقعہ کو دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح آپ کی دعاؤں کو قبول کرتا تھا۔

(الفضل 19 مئی، حیات النور صفحہ 517،17-518)

....

لاہور کے ایک دوست شوق محمد صاحب عرائض نویس بیان کرتے تھے، 1903ء میں قادیان میں بغرض تعلیم مقیم تھا۔ میں نے متعدد بار دیکھا کہ حضرت خلیفہ المسیح الثانی بچپن میں چلتے وقت نیچی نظریں رکھا کرتے تھے۔ چونکہ آپ کو آشوب چشم

کا عارضہ بھی رہتا تھا اس لیے کئی بار میں نے حضرت خلیفہ اول کو خود اپنے ہاتھ سے آپ کی آنکھوں میں دوائی ڈالتے دیکھا وہ دوائی ڈالتے وقت عموماً نہایت محبت شفقت سے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور رخسار مبارک پر دست مبارک پھیر کر فرماتے میاں!توبڑا ہی میاں آدمی ہے۔اے مولا اے میرے قادر مطلق مولا اس کو زمانے کا امام بنادے بعض اوقات فرماتے سارے جہاں کا امام بنادے مجھ کو حضور کا یہ فقرہ چبھتا کہ آپ کسی اور کے لیے یہ دعا نہیں کرتے صرف ان کے لیے ہی کرتے ہیں چونکہ طبیعت میں شوخی تھی اس لیے ایک روز میں نے کہہ دیا کہ آپ میاں صاحب کے لیے اس قدر عظیم الشان دعا کرتے ہیں کسی اور کے لیے اس قسم کی دعا نہیں کرتے حضور نے فرمایا"اس نے تو امام ضرور بننا ہے میں تو صرف حصولِ ثواب کے لیے دعا کرتا ہوں ورنہ اس میں میری دعا کی ضرورت نہیں۔" میں یہ جواب سن کر خاموش ہوگیا۔

(حیات نور صفحہ592)

....

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے ایم اے کا امتحان دیا مئی ۱۹۱۳ء میں نتیجہ نکلا آپ امتحان میں اپنی کامیابی کی دلچسپ بات بیان فرماتے ہیں:

میں نے جب ایم اے کا امتحان دیا تو چونکہ ہائوس ایگزامینیشن میں عموماً فیل ہوا کرتا تھا اس لیے اس امر کا گمان بھی نہیں تھا کہ میں اپنی کلاس میں اول بھی آسکتا ہوں۔امتحان بہت نزدیک تھا رات بارہ بجے میں سونے لگا تو خیال کیا کہ تہجد کی نماز کیوں نہ پڑھ لیں۔چنانچہ نماز کے لیے کھڑا ہوا سجدے میں دعا کی یااللہ مجھے امتحان میں فرسٹ کر دے کل پانچ ہی تو طالب علم ہیں ان میں اول پاس کردے تجھے کیا مشکل ہے میں یہ دعا کررہا تھا اور میری ہنسی بھی نکل گئی میں سوگیا۔

رات خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفہ اول تشریف لائے اور فرماتے ہیں کہ تم یونیورسٹی میں اول نمبر پاس ہوگئے اور فرمایا تہجد کی نماز سے تمہارے بڑے بڑے کام ہونگے اس کے بعد میری آنکھ کل گئی میں پھر ہنس پڑا۔امتحان کے بعد قادیان پہنچا تو حضرت خلیفہ اول نے فرمایا سنائو۔میاں کوئی خواب آئی ہے؟ میں نے خواب سنائی تو فرمایا تم یقینا یونیورسٹی

بھر میں اول آئو گے میں نے کہا کہ یہ بات ناممکن نظر آتی ہے فرمایا تم میرے ساتھ شرط کرلو میں نے عرض کیا حضور شرط توجائز نہیں فرمایا ہم جائز کرلیں گے اگر تم نے اول پوزیشن حاصل کر لی تو پچاس روپے میرے یتیم خانہ میں دے دینا۔بصورت دیگر میں پچاس روپے تم کو دے دوں گا۔یہ باتیں حضرت صاحب کے مطب میں ہورہی تھیں جب باہر نکلا تو شیخ محمد صاحب چٹھی رساں نے مجھے اونچی آواز میں مبارک باد دی کہا آپ یونیورسٹی میں اول نمبر پاس ہوئے ہیں اور پندرہ بیس تاریں بھی مجھے دیں جو میرے دوستوں نے میرے نام بھیجی تھیں، ان دنوں امتحان کے نتائج جلد نکل آتے تھے۔

....

ایک دفعہ آپ حصول علم کے لیے رام پورسے لکھنو کا سفر کررہے تھے، آپ نے تین دن سے کھانا نہیں کھایا تا مگر کسی سے سوال نہیں کیا آپ مغرب کی نماز کے لیے البیت گئے وہاں کے لوگوں نے آپ کی طرف توجہ نہ دی لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے آپ اکیلے بیٹھے دعاکررہے تھے فرمایا"جب میں اکیلا تھا تو باہر سے آواز آئی نورالدین، نورالدین یہ کھانا آکر پکڑ لو، گیا تو مجمعہ (ٹرے) میں بڑا پُر تکلف کھانا تھا میں نے پکڑ لیا یہ بھی نہ پوچھا یہ کھانا کہاں سے آیا ہے۔ کیونکہ مجھے علم تھا خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے۔میں نے خوب کھایا اور برتن دیوار کے ساتھ کھونٹی سے لٹکا دیا۔جب میں آٹھ دس دن کے بعد واپس آیا تو وہ برتن وہاں ہی آویزاں تھے جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ کھانا گائوں کے کسی آدمی نہیں بھجوایا تھا خدا تعالیٰ نے ہی بھجوایا تھا۔

(حیات نور صفحہ:27)

....

مکرم اکبر شاہ نجیب آبادی کے والد مولوی نادر شاہ صاحب سخت بیمار ہو گئے بعد میں خط آیا کہ والدہ بھی بیمار ہوگئی ہے۔اکبر شاہ وہی خط لیے ہوئے بیتابانہ حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے السلام علیکم عرض کرکے دعا کی درخواست کی آپ نے سلام کو جواب دے کر ان کی طرف دیکھ کر فرمایا"وہ اچھے ہوگئے" یہ فرمانا کچھ غیر معمولی

تھا کہ بظاہر بڑی ہی کم توجہی پائی جاتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ نے بے اعتنائی یا تحقیر کے ساتھ ٹال دیا ہے۔ اکبر شاہ لکھتے ہیں کہ میرے دل میں اس وقت بجلی کی طرح یک لخت حدیث:

رب اشعث اغبر لواقسم علی اللہ لابرہ کا خیال گزرا۔یقین ہوگیا کہ میرے والدین اچھے ہوجائیں گے چنانچہ والد صاحب کا خط آگیا کہ پندرہ جولائی کو گیارہ بجے کے قریب(ٹھیک یہی وقت حکیم الامت کے پاس میرا حاضر ہونے کا تھا) ہم یک لخت اچھے ہوگئے اور مرض کی تمام علامات یک لخت جاتی رہیں۔ہزاروں لاکھوں بلکہ لاتعداد رحمتیں ہوں حضرت مسیح موعود تجھ پر کہ تیری تعلیم کا میں نے یہ اثر دیکھا کہ تیرے ایک مرید مولوی نورالدیں کی دعا سے بھی مردے زندہ ہوجاتے ہیں۔

(بدر 25، جولائی 1907ئ، حیات نوصفحہ302)

....

حضرت خلیفۃالمسیح الثانی رضی اللہ عنہٗ کے قبولیتِ دعاکے واقعات

حضرت مسیح موعود..........نے اپنے سفر ہوشیار پور کے دوران اپنے رب سے نشان نمائی کے لیے بہت دعائیں کیں، اوران دعائوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے پیش گوئی مصلح موعود سے نوازا۔صداقت اسلام کا یہ عظیم نشان ساری دنیا نے دیکھا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو جب خلافت کی ردائِ نصیب ہوئی تو اس خدائی سلسلہ نے کتنی ترقی کی اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی حرف بحرف سچ ثابت ہوئی۔اک زمانہ گواہ ہے کہ حضرت خلیفتہ المسیح الثانی کس طرح اس پیشگوئی اوردعائوں کے مصداق ٹھہرے اور ان کی متضر عانہ دعائوں کی بدولت جماعت سخت مصائب اور مشکلات میں بھی محفوظ رہی، جس سے جماعت کے ہر فرد کو دعائوں کی قبولیت پریقین کے ساتھ اپنے خلفاء کی صداقت پر بھی یقین محکم ہوگیا۔افرادِ جماعت میں بہت سے لوگوں نے اس تجربہ کو آزمایا اور دیکھا کہ جب بھی کوئی مشکل ہویا کوئی حاجت ہوکوئی تکلیف ہویاکوئی مسًلہ درپیش ہواپنے خلیفہ کودعا کے لیے خط لکھتے اورادھر وہ مسًلہ حل ہوجاتا۔یہ خلیفہ الثانی کے ساتھ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے ایک گہرے تعلق اورخدا تعالیٰ کی ہستی پریقین کامل کا ثبوت تھا۔

حضرت خلیفہ المسیح الثانی فرماتے ہیں

اک وقت آئے گا کہیں گے تمام لوگ

ملّت کے اس فدائی پر رحمت خُدا کرے

....

ایک دفعہ بڑی تپش کے بعد بارش آئی، جس کمرہ میں رہتا تھا، کمرہ کی کھڑکی کھول دی اور بارش کا نظارہ دیکھنے لگا، چونکہ بڑی دیر کے بعد بارش آئی تھی اس لیے مجھے اس بارش کا بڑامزا آیا۔ مگر اس روز مجھے پیچش کی شکایت تھی۔ میں ابھی بارش کا نظارہ دیکھ رہا تھا کہ مجھے اجابت محسوس ہوئی جب میں جانے لگا تو بے ساختہ میرے منہ سے نکلا خدایا تو ایسا فضل فرما کہ خواہ درمیانی عرصہ میں بارش بند ہوجائے جب میں واپس آئوں تو پھر شروع ہوجائے چنانچہ ایسا ہی ہوا جونہی میں گیا بارش بند ہوگئی جب میں کمرہ میں واپس آیا اوردوبارہ کھڑکی کھولی تو یکدم بارش شروع ہوگئی۔

(تفسیر کبیر جلد7، صفحہ30)

....

حضرت مصلح موعودرضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:۔

”مجھے یا دہے کہ ایک دفعہ میں دریا پر گیا بھائی عبدالرحیم صاحب جو بچپن میں میرے استاد رہے ہیں اور کچھ اور دوست میرے ساتھ کشتی میں سوار تھے جب ہم کشتی میں بیٹھے دریا کی سیر کررہے تھے، تومیرے لڑکے ناصر احمد نے اپنے بچپن کے لحاظ سے کہا ابا جان اگر اس وقت ہمارے پاس مچھلی بھی ہوتی تو بڑا مزاآتا۔ میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں پانیوں میں خواجہ خضر کی حکومت ہے اگر خواجہ خضر کوئی مچھلی ہماری طرف پھینک دیں تو تمہاری یہ خواہش پوری ہوسکتی ہے۔ جب میں نے یہ فقرہ کہا تو بھائی عبدالرحیم صاحب جھنجھلا کر کہنے لگے کہ آپ کیسی باتیں کررہے ہیں، اس بچے کی عقل ماری جائے گی میں نے کہا کہ ہمارے خدا میں سب طاقتیں ہیں وہ چاہے تو ابھی مچھلی بھجوا دے میں نے یہ فقرہ ابھی ختم کیا تھا کہ پانی کی لہر اٹھی اور ایک بڑی مچھلی کود کر کشتی میں آگری میں نے کہا دیکھ لیجیے خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی کردی اور ہماری خواہش کو پرا کر دیا۔ خواجہ خضر تو بے شک وفات پا چکے ہیں مگر ہمارا خدا خالق اور مالک اور سمیع الدعا ہے اور وہ تو زندہ ہے اور اس نے اس خواہش کو دیکھا اور ہماری بات کو پورا کردیا۔

(تفسیر کبیر جلد7 -صفحہ30)

....

حضرت مصلح موعود قبولیت دعا کا ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں

حضرت خلیفتہ المسیح الاوّل کے زمانہ میں ایک جماعت نے بڑے اصرار سے مجھے اپنے پاس بلایا جب میں واپس آرہا تھا توچلتے چلتے کسی آئندہ خرچ کے خیال سے میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو ایک روپیہ کم تھا۔اس وقت میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی اللہ میاں مجھے ایک روپیہ بھیج دے۔ابھی میرے دل سے دُعا نکل رہی تھی کہ قریب کے گائوں سے ایک آدمی ہماری طرف آتا دکھائی دیا۔جماعت کے دوست جلدی سے حفاظت کے لیے اردگرد جمع ہوگئے میں نے کہا کیا ہوا؟ کہنے لگے یہ ہمارے سلسلہ کا شدید دشمن ہے اور احمدیوں پر اکثر حملے کرتا رہتا ہے ہم آپ کے اردگرد اس لیے کھڑے ہوگئے ہیں کہ وہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔جب ہم اس گائوں کے قریب آئے تووہ دوڑتا ہوا آیا اور میرے ساتھیوں کو دھکا دے کر اآگے بڑھا ادب کے ساتھ میری طرف ہاتھ بڑھایا اور ایک روپیہ میرے ہاتھ پر رکھ کر چلا گیا۔میں نے کہا آپ لوگ تو کہتے تھے کہ یہ مارنے آیا ہے اور اس نے تو ایک روپیہ نذرانے کے طور پر مجھے دیا ہے پھر میں نے انہیں بتایا کہ ابھی میرے دل میں خیال آیا تھا کہ خدا مجھے ایک روپیہ بھیجے، سو خدا نے اس شخص کو بھیج دیا اس نے مجھے ایک روپیہ نذرانہ کے طور پر دے دیا۔

(تفسیر کبیر جلد 7،صفحہ30)

....

چوہدری ظہور احمد صاحب مرحوم(ناظر دیوان) نے بیان فرمایا:

میرے والد منشی امام دین مرحوم کے گائوں بھاگی ننگل کے ایک شخص لچھمن سنگھ جس کے ہاں اولانہ ہوتی تھی، نے درخواست کی کہ اپنے حضرت صاحب سے دعا کرائیں کہ خدا مجھے لڑکا دے اگر مرزا صاحب سچے ہوں گے تومیرے ہاں اولاد ہوجائے گی۔والد صاحب قادیان آئے حضور سے سارا واقعہ عرض کیا حضور نے فرمایا میں دعا کروں گا انشاء

اللہ اس کے ہاں اولاد ہوگی والد نے اسے یہ خوشخبری سنا دی۔کچھ عرصہ بعد اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام اودھم سنگھ ہے۔(یہ لڑکا میٹرک پاس کرچکا ہے اپنے گائوں کا پہلا جوان ہے جس نے اتنی تعلیم حاصل کی)

جلسہ سالانہ قادیان تھا لوگ کثرت سے پیدل اور یکّوں پر قادیان آتے تھے کچھمن سنگھ نے اس خوشی میں بٹالہ سے آنے والی سڑک پر احمدی دوستوں کو گنے کارس پلایا میں ان دنوں بچہ تھا یا د ہے کہ والد صاحب نے کہا کہ ایک کاغذ پر یہ واقعہ لکھ کر سڑک پر آویزاں کردے اور آنے والے دوستوں کو علم ہو یہ شخص اس خوشی کا اظہار کررہا ہے۔ دوست اس کی دعوت کو قبول کریں تاکہ وہ اس واقعہ کے گواہ رہیں۔

(مجلّہ الجامعہ صفحہ6)

....

ایک سکھ جو دریائے بیاس کے کنارے واقع گائوں بھٹیاں کے نمبردار تھے بیان کرتے ہیں:

”مجھ پر قتل کا جھوٹا مقدمہ چلایا گیا۔جس کی وجہ سے میں بہت پریشان تھا۔میرے بعد احمدی احباب سے دوستانہ مراسم تھے۔جب میں قادیان آیا تو انہوں نے مجھے حضور سے ملنے اوردعا کے لیے عرض کرنے کو مشورہ دیا۔چنانچہ میں بیت مبارک میں آیا۔نماز کیبعد جب حضور گھر جانے لگے تو میں نے سلام عرض کیا اور اپنے مقدمہ کا حال بیان کرکے دعا کے لیے درخواست کی۔مرزا صاحب نے میرا نام دریافت کیا اور مزید کوئی بات کہے گھر کے اندر تشریف لے گئے بیت الذکر سے باہر آکر میں نے اپنے احمدی دوستوں سے کہا حضور نے صرف میرا نام دریافت کیا ہے اور کوئی بات دریافت نہیں کی، نہ ہی کہا ہے کہ دعا کروں گا، نہ معلوم کیا بات ہے میری یہ بات سن کر ان دوستوں نے کہا آپ فکر نہ کریں حضور آپ کے لیے ضرور دعا کریں گے، اور اللہ تعالیٰ حضور کی دعائوں کے طفیل آپ کو بری کردے گا۔انشاء اللہ

اس کے بعد میں اپنے گائوں واپس چلا گیا چند دنوں کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ عدالت لگی ہوئی ہے، میں اور میرے ساتھ کے دوسرے ملزم وہاں موجود ہیں۔مجسٹریٹ صرف میرا نام لے کر آواز دیتا ہے کسی دوسرے ملزم کو نہیں پکارتا کہ فلاں شخص کون ہے آگے آئے۔اس کے آواز دینے پر میں اس کے سامنے پیش ہوتا ہوں۔اور اپنا نام بتاتاہوں۔اس خواب کے چند دنوں بعد جب عدالت میں پیشی ہوئی تو بعینہ اسی طرح ہوا جس طرح میں نے خواب میں

دیکھا تھا۔یعنی مقدمہ کے دوران میں مجسٹریٹ نے تمام ملزموں میں سے صرف میرا نام لے کر مجھے اپنے سامنے پیش ہونے کے لیے آواز دی جس پر میں اس کے سامنے پیش ہوا۔خدا کی قدرت جتنی پیشیاں ہوئیں ہر پیشی میں مجسٹریٹ صرف میرا ہی نام لے کر مجھے بلاتا رہا۔اس طریق کار کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مجسٹریٹ ہر بار میرا نام بھول جاتا ہے۔اور میرے وکیل نے تو مجسٹریٹ کے اس طریق کار کو دیکھ کر کہہ دیا تھا باقیوں میں سے شاید کوئی بری ہوجائے لیکن تمہیں مجسٹریٹ ضرور سزا دے گا۔مگر مجھے گھبراہٹ نہ ہوئی۔اور خدا کی شان جب مجسٹریٹ نے مقدمہ کا فیصلہ سنایا تو صرف مجھے بری کیا اور باقی تمام ملزموں کو سزائیں دی۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ، 16مارچ 1958ئ)

....

مکرم فتح محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

۲۲۔۱۹۲۱ء میں جب میں خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے احمدیت کی نعمت سے مشرف ہوا اور میرے ساتھ ہی ہمارے گائوں متّھیالہ ضلع ہوشیارپور کے چار اور افراد بھی احمدیت کے حلقہ بگوش ہوگئے تو گائوں بلکہ علاقہ بھر میں ہماری مخالفت شروع ہوگئی جگہ جگہ ہمارے خلاف چرچا ہونے لگا۔بحث ومباحثہ ہوتا رہتا تھااور اختلافی مسائل پر گفتگو شروع رہتی۔جب ہمارے اعتراضات کے جواب دینے سے عاجز آگئے اور اپنے عقائد کی کمزوری ان کونظر آنے لگی تو گائوں کے بوڑھوں نے یوں کہنا شروع کردیا”کیا ہوا کہ یہ لوگ مرزائی ہوگئے ان کو ملتی تولڑکیاں ہی ہیں۔“ اتفاق سے ہم پانچوں کے ہاں جو کہ اس وقت تک احمدی ہوئے تھے لڑلیاں ہی لڑکیاں تھیں نرینہ اولاد کسی ایک پاس بھی نہ تھی۔ اس بات کا میرے دل پر بڑا صدمہ ہوا اور میں نے اسی صدمے کے زیرِ اثر اپنے پیارے امام حضرت مصلح موعود کے حضور نہایت عاجزی سے دعا کی درخواست کی حضور نے ہم سب کے ہاں نرینہ اولاد ہونے کی دعا کریں۔تاکہ اس بارہ میں بھی مخالفین کے منہ بند ہوجائیں۔حضور نے جواب دیا کہ خداتعالیٰ آپ سب کو نرینہ اولاد دے گا۔چنانچہ حضور پر نور کی دعا سے خداتعالیٰ نے ہم سب کو نرینہ اولاد سے نوازا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 28اپریل 1966ئ)

....

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قبولیت دعا کے ایک عظیم الشان واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''۱۹۵۳ء میں جب پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایجی ٹیشن ہوئی اور علاوہ عام پبلک کے بعض گورنمنٹ کے افسران بھی ایجی ٹیشن کی پشت پناہی کرنے لگے۔ ہر جگہ جماعت احمدیہ کے ختم کرنے کے منصوبے بنائے گئے اور احمدیوں پر زمین کے باوجود فراخ ہونے کے تنگ کر دی گئی۔ ایسے وقت میں ہمارے پیارے امام حضرت مصلح موعود نے اپنی اسی جماعت جسے آپ نے ہمیشہ اپنی جسمانی اولاد سے بھی زیادہ عزیز رکھا کی حفاظت کے لیے خدا تعالیٰ سے دعائیں کیں اور بہت جلد خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو تسلی دی گئی، اور اآپ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''گھبراؤ نہیں اور پریشان مت ہو ' خدا تعالیٰ میری طرف دوڑتا چلا آرہا ہے ' اور اس کے معاً بعد خداتعالیٰ جماعت احمدیہ کی حفاظت کے لیے بھاگتا ہوا آیا' احمدیت کے مخالفین کو ناکام ونامراد کیا۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ ،16مارچ 1958ئ)

....

حضرت خلیفۃالمسیح الثالث رحمہٗ اللہ تعالیٰ عنہٗ کے قبولیتِ دعاکے واقعات

لندن میں ایک احمدی دوست کے گھر بچہ پیدا ہونے والا تھا۔اس نے خواہش کی کہ آپ اس کا نام تجویز کریں۔ حضور نے فرمایالڑکا ہوگا، اور لڑکے کا نام تجویز کیا۔ تمام لیڈی ڈاکٹروں نے الٹر سائونڈ سے معائنہ کے بعد بتایا کہ لڑکی ہوگی۔ کیونکہ آلاتِ ڈاکٹر جھوٹ نہیں بولتے۔ لیکن خدا کے فضل سے لڑکے کی پیدائش ہوئی۔ حضور نے اپنے ایک خطبہ مُس ذکر کیا''غیب کی بات بتانا کسی عاجز انسان کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو پورا کر دکھانا اللہ کی قدرت کاکام ہے۔ انسان کاس میں دخل نہیں۔''

(ماہنامہ خالد' سیّدنا ناصر نمبر)

....

بہت سے گھرانوں میں جہاں سالہا سال سے اولاد نہیں ہورہی تھی آپ کی دعائوں کو قبول کرتے ہوئے شادی کے کئی کئی سال گذرنے کے بعد خداتعالیٰ نے بچے عطا فرمائے۔

افریقہ کی ایک عورت کے ہاں شادی کے چالیس سال بعد جبکہ وہ اولاد پیدا کرنے کی عمر سے گزر چکی تھی آپ کی دعا کی برکت سے اولاد پیدا ہوئی۔

(کتاب مرزا ناصر احمد مصنفہ سیدہ طاہرہ ناصر)

....

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت خلیفہ ثالث کی قبولیت دعا کے بارے میں لکھتے ہیں: حضور کے دعائیہ کلمات، حضور کے دل میں سب کے لیے محبت شفقت کاناقابلِ تردید ثبوت ہیں ۱۹۷۱ء میں حضور کے گھر جبکہ وہ اسلام آباد میں مقیم تھے ٹھہرا ہوا تھا مجھے ٹائیفائیڈ بخار ہوگیا جو ۱۰۶ سے ۱۰۷ تک پہنچ جاتا۔ حضور دفتر سے آتے جاتے میرا حال پوچھتے، بخار کی شدت سے ایک دن بہت گھبراہٹ تھی میں نے خالہ امی سے کہا کہ حضور سے درخواست کریں کہ مجھے دم کردیں۔ چنانچہ حضور نے ازراہِ شفقت میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر دعا کی، مجھے سکون محسوس ہوا، اور تمام گھبراہٹ اللہ کے فضل سے دور ہوگئی۔

(ماہنامہ خالد مئی 83ء ناصر نمبر)

....

محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ابن حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفتہ المسیح الثالث تحریر فرماتے ہیں:

آپ کا خدا سے زندہ تعلق تھا۔ خدا آپ سے بولتا ہم کلام ہوتا آپ کی دعائوں کو سنتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو تعلق باللہ اور قبولیت دعا کے نشان سے نوازا کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

”میرا لاہور میں پہلا امتحان تھا۔ صرف دو امتحان اٹانومی اور فزیالوجی کے تھے جس راب میں پڑھ رہا تھا، صبح فزیالوجی کا پرچہ تھا۔ رات گیارہ بجے کے قریب میں نے محسوس کیا کہ اس پرچہ کی بالکل تیاری نہیں اس لیے یہ پرچہ نہیں دیتا،

دوسرا اٹانومی کا دے دیتا ہوں۔اپنے دل میں فیصلہ کرکے کتاب بند کرکے سو گیا۔صبح سات بجے کے قریب دروازہ کھٹکا کھولا تو دفتر کے پرائیوٹ سیکرٹری کا آدمی تھا۔انہوں نے حضور کا خط دیا کہ اس میں لکھا تھا کہ فرید میرا تمہارا ایسا تعلق ہے کہ رات خدا نے مجھے بتا دیا کہ تم صبح کا پرچہ نہیں دے رہے۔صبح کا پرچہ ضرور دو۔خواہ فیل ہو جائو۔خدا کی شان دیکھیے میں نے پرچے دیئے نتیجہ نکلا تو میں فزیالوجی میں پاس تھا۔جس کے متعلق فکر مند تھا کہ فیل ہو جائوں گا اور اٹانومی میں فیل۔

(سیدنا ناصر نمبر' ماہنامہ خالد)

....

سلطان محمود صاحب انور ایک واقعہ یوں لکھتے ہیں:

۱۹۶۸ء میں نظارت اصلاح وارشاد نے اس وقت کے مشرقی پاکستان میں مکرم امیر صاحب صوبائی ڈھاکہ کے مشورے سے تبلیغ کا خاص پروگرام ہفتہ میں دس دن کے لیے بنا کر مرکز سے اس کی نگرانی کے لیے بھجوایا۔اس پروگرام میں مشرقی پاکستان کے مربیان اور معلمین بھی شامل تھے۔دیناج پور ڈسٹرکٹ احمد نگر کے مقام پر ہمارا تبلیغی مرکز تھا۔ بعض مخالفین عناصر بھی میدان میں آگئے اور فضا میں خاصی کشیدگی ہوگئی بلکہ ہمارے وفود سے کئی جگہ سختی بھی کی گئی۔خطرہ ہر لمحہ بڑھتا جارہا تھا۔سوائے دعا کے کوئی چارہ نہ تھا۔خاکسار کے لیے دکھ اور کرب کا لمحہ تھا۔اگر کوئی نقصان دہ صورت پیدا ہوگئی تو حضور کر کیا منہ دکھانے کے قابل رہوں گا۔دعا کی" اے میرے پروردگار مرکز سے ہزاروں میل دور اس جنگل میں ہم بے یارومددگار ہیں تو ہمارے گناہ معاف فرما۔اگر میری دعائوں میں اتنی تاثیر نہیں جو رحم کو حرکت میں لائے تو پھر اتنا کر میرے آقا کو میری بے بسی اور پریشانی سے آگاہ کردے تاکہ وہ تیری بارگاہ میں ہمارے لیے دعا کریں۔آخر اس کی دعا قبول کرنے کا تونے اس سے وعدہ کررکھا ہے۔میں اللہ تعالیٰ کی رحیم وکریم ذات کاشکر کس طرح کروں کہ میرے الفاظ کے اختتاپ میں میرے محبوب آقا حافظ مرزا ناصر احمد کی حسین شکل پیارے اور مسکراتے انداز میں ظاہر ہوئی مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا"کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں ہوگا" مجھے ان الفاظ سے تسلی دلا کر وہ صورت آنکھوں سے اوجھل ہوگئی۔دل کی ساری فکر دور ہوگئی۔اور ایک گھنٹے کے اندر ایسے سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا کردیئے کہ خوف کو امن میں یکسر بدل دیا فی الوقع کچھ بھی نہ ہوا۔

(ماہنامہ خالد' سیدنا ناصر نمبر)

....

حضرت مرزا ناصر احمد خلیفتہ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے واقعات کو ان کی بڑی صاحبزادی تحریر کرتی ہیں۔

۱۹۷۹ء یا ۱۹۸۰ء میں حضرت خلیفہ المسیح الثالث نے اسلام آباد بیت الفضل میں بعد نماز مغرب وعشاء مجلس عرفان میں اپنی گرفتاری کا ذکر کیا "فرمایا کہ اس وقت آپ لاہور میں تھے آپ کی بیگم سیدہ منصورہ بیگم کو ہسپتال داخل کروا کر آئے تہجد کی نماز پڑھ کر تکیے پر سر رکھا ہی تھا کہ آپ کا الہاماً بتایا گیا کہ گرفتاری ہونے والی ہے، اس کے چند لمحوں کے بعد ملٹری آگئی۔ آپ کے صاحبزادے مرزا انس بیان کرتے ہیں جو فوجی افسر آپ کر پکڑنے آئے تھے آپ نے فرمایا مجھے آپ کے آنے کا پتہ تھا میں توانتظار کررہا تھا آپ نے دیر کردی۔

شدید گرمی کے دن تھے چنانچہ پہلی رات ہی اللہ تعالیٰ نے آپ پر کشفی حالت طاری کردی اور ٹھنڈی ہوا چلی جس سے نیند آگئی آپ نے اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا "جب ایک موقع پر ظالمانہ طور پر ہمیں قید میں بھیج دیا گیا گرمیوں کے دن تھے، مجھے اس تنگ کوٹھری میں رکھا جس میں ہوا کا گزر نہ تھا اس قسم کی کوٹھریوں میں ان لوگوں کو رکھا جاتا ہے جنہیں اگلے روز پھانسی پر لٹکایا جانا ہو، اوڑھنے کے لیے بوسیدہ کمبل تھا، سرہانے رکھنے کے لیے اپنی اچکن بڑی تکلیف دہ رات تھی۔ میں نے دعا کی" "اے میرے ربّ! میں ظلم کر کے چوری کرکے' کسی کی کوئی چیز مارکر یا غصب کرکے یا کوئی گناہ کرکے اس کوٹھری میں نہیں پہنچا۔ میں اس جگہ اس لیے بھیجا گیا ہوں جہاں تک میرا تعلق ہے' میں سمجھتا ہوں میں تیرے نام کو بلند کرنے والا تھا۔ میں اس جماعت میں شامل تھا جو تونے اس لیے قائم کی کہ حضرت محمد ﷺ کی محبت دلوں میں پیدا کی جائے میرے رب! مجھے یہاں آنے سے کوئی تکلیف نہیں، مجھے کوئی شکوہ نہیں، کوئی گلہ نہیں، میں خوش ہوں، کہ تم نے مجھے قربانی کا ایک موقع دیا۔ میری اس تکلیف کی میری اپنی نگاہ میں کوئی حقیقت اور قدر نہیں، یہ بھی حقیقت ہے کہ میں اس جگہ جہاں ہوا کا گزر نہیں سو نہیں سکتا۔ میں یہ دعا کرتا رہا، اور میری آنکھیں بند تھی، میں بلا مبالغہ آپ کو بتاتا ہوں کہ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے نزدیک ایک ایئر کنڈیشنر لگا ہوا ہے اور اس سے ٹھنڈی ہوا نکل کر پڑنی شروع ہوگئی اور میں سو گیا۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد سوئم صفحہ‘724-725)

....

حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہٗ اللّٰہ تعالیٰ عنہٗ کے قبولیتِ دعاکے واقعات

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک ذاتی تجربہ بیان کرتے ہوئے فرمایا دعا کے ساتھ دواضروری ہے لیکن اگر ایسا ہو جائے کہ دوا ممکن نہ ہو تو ایسی دعا بھی رحمت کو کھینچ کرلاتی ہے۔حضور نے فرمایا ایک دفعہ غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ سوال جواب کی محفل تھی۔اس دوران مجھے شدید سردرد شروع ہوگیا اور ایسی کیفیت ہوگئی کہ قریب تھا کہ قے آجائے۔اسی اثناء میں نماز کا وقت ہوگیا میں نے سجدہ میں دعا کی، اے اللہ مجھے غیروں کی شماتت سے بچا، اس دعا کے ساتھ ہی ایسا اللہ کا فضل ہوا کہ سر درد اور قے کی کیفیت ایک دم دور ہوگئی۔

(الفضل، خطبہ جمعہ نمبر23۔6جون2000ئ)

....

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اسماعیل اڈو صاحب کا ایک بیٹا کنیڈا میں ہوتا تھا وہ ویل چیئر پر مجھے ملنے آیا۔وہ پہلے سے بہت بہتر ہے۔اس کو ایسی چوٹیں لگیں تھیں کہ ریڑھ کی ہڈی اور جسم ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تھا ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ تم کبھی بھی بستر سے نہ اٹھ سکو گے۔آنکھے پوری طرح نہیں کھول سکتے اور ہاتھ تک ہلانے کا سوال ہی کوئی نہیں۔ہم نے اس کے لیے بہت دعائیں کیں۔ہومیو پیتھک دوائی بھی بھیجی۔ڈیڑھ سال ہوگیا علاج کرتے کرتے میں نے اُسے کہا تھا کہ تم نے ہمت نہیں چھوڑنی اور دعا کے ساتھ دوا بھی کرتے جائو، ایک دوماہ کے اندر وہ اٹھ کر بیٹھنے لگا۔اس کے لیے اسپیشل وہیل چیئر بنائی، ڈاکٹر کا خیال تھا کہ وہ وہیل چیئر استعمال نہیں کر سکے گا۔وہ کہتے تھے کہ ہاتھ نہیں ہل سکتا۔مگر اب اس کے ہاتھ میں طاقت آگئی اور مظبوطی سے پکڑتا ہے، ٹانگ جو بالکل بے حس تھی اس میں ہلکی سی کھجلی شروع ہوگئی ہے۔اور اللہ کے فضل سے صحت میں بھی ترقی کررہا ہے۔

(کلاس نمبر 307، 14اکتوبر 1997ئ)

....

محترمہ سیدہ نسیم سعیدہ صاحبہ شعبہ تصنیف لجنہ اماء اللہ لاہور بیان کرتی ہیں:

میرے بھائی سید برکات احمد صاحب مثانہ کے کینسر سے بیمار تھے۔اور امریکا میں ان کا آٹھ گھنٹے کا آپریشن ہوااور ڈاکٹروں نے چار سے چھ ہفتے تک زندگی بتائی۔سب بہن بھائیوں نے حضور کی خدمت میں دعا کے لیے خط لکھے، مسیح الزماں کے غلام نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور بفضل تعالیٰ موت ٹل گئی۔

حضورنے برکات صاحب کے خط کے جواب میں دعا کی تحریک پر مشتمل آپ کے پُرسوزوگداز خط نے خوب اثر دکھایا حضورنے فرمایا: ”آپ کے لیے عاجزانہ وفقیرانہ دعا کی توفیق ملی۔ایک وقت اس دعا کے دوران ایسا آیا کہ میرے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا۔میں رحمت باری سے اُمید لگائے بیٹھا ہوں کہ یہ قبولیت کا نشان تھا۔“

برکات صاحب کی صحت بہتر ہورہی تھی۔حضور نے خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ بفضلہ تعالیٰ آپ کی ذات میں احیائے موتیٰ کر کرشمہ دکھا رہا ہے۔“

برکات صاحب حضور کی کتاب ”مذہت کے نام پر خون“ کا انگریزی میں ترجمہ کررہے تھے ڈاکٹر ان کی فعال عملی اور تحقیقی زندگی پر حیران تھے۔

....

محترمہ صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ کے صاحبزادے محترم سید قمر سلیمان صاحب کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ وقت اور تمام جماعت احمدیہ کی دعائوں کوشرف قبولیت بخشتے ہوئے ایک نئی زندگی عطا کی۔قبولیت دعا کا یہ معجزہ ازدیادایمان کے لیے لکھا جارہا ہے۔یہ واقعہ ان کی بیٹی محترمہ ندرت احمد صاحبہ سے سنا۔

چند سال قبل جب صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ لندن گئی ہوئی تھیں اور محترم سید قمر سلیمان صاحب اپنی فیملی کے ساتھ ربوہ میں مقیم تھے۔ایک رات ڈاکو کی فائرنگ سے سید قمر سلیمان صاحب شدید زخمی ہوگئے اور خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے زندگی کو خطرہ تھا۔گولی گردن میں لگی تھی اور کارتوس کے کئی چھرے گردن میں پیوست ہوگئے تھے اور جبڑے کو بھی شدید نقصان پہنچا تھا۔لیکن حضور کی دعائوں اور تمام دنیا کے احمدیوں کی دعائوں سے ان کو معجزانہ شفا ملی

اور خدا نے ہسپتال پہچانے خون مہیا کرنے آپریشن غرض ہر موقع پر معجزانہ مدد کی۔کیونکہ ان کا خون کا گروپ اونیگیٹو تھا جو بہت شاذ ہوتا ہے، اور بہت مشکل سے ملتا ہے، ایک رات میں اونیگیٹو گروب کی سولہ بوتلوں کا مل جاتا وہ بھی ربوہ جیسے چھوٹے سے شہر میں بغیر کسی تاخیر کے ایک بہت بڑا معجزہ ہی تو ہے۔

حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے دورے پر تھے انہیں وہاں اطلاع بھجوائی گئی۔حضور انتہائی بے چینی اور اضطراب کی کیفیت میں تمام رات دعائوں میں مصروف رہے، لیکن بہن کی تکلیف کے خیال سے انہیں اطلاع دینے سے منع کردیا، لیکن خود باربار ان کی صحت کا پوچھتے، بیگم صاحبہ نے بتایا کہ میں نے حضور کو کبھی اتنا پریشان نہیں دیکھا تھا جتنا اس دن تھے۔حتیٰ کہ رات کے قریباً ایک بجے جب پاکستان میں صبح کے پانچ بجے تھے حضور کمرے سے باہر نکلے اور کہا کہ مجھے خدا کی طرف سے ایک دم تسلی ہوگئی ہے کہ بی ٹھیک ہوجائے گا اور یہ بالکل وہی وقت تھا جب کئی گھنٹے سے جاری بلیڈنگ روکنے میں پہلی بار ڈاکٹر کامیاب ہوئے۔

(بذریعہ امتہ الشکور)

....

حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ عنہٗ بنصرہٖ العزیز کے قبولیتِ دعاکے واقعات

مکرم مولانابرہان احمدظفرصاحب ناظرنشرواشاعت قادیان،الفضل 24مئی 2007ء میں تحریرفرماتے ہیں:۔

حضرت خلیفہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزنے 2005ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کاجب ارشادفرمایاتواس خوشخبری کے ساتھ ہی قادیان سے پورے جلسہ کوM.T.A.پرLiveنشرکرنے کی غرض سے کوششیں شروع ہوگئیں۔ہندوستان سے LINK UPکرنے والی کمپنیوں سے رابطہ کیاگیااوربہت جلدہی ہماراN.S.T.P.L.والوں سے معاہدہ ہوگیاجوکہ JAIN T.V.والوں سے توسط سے کام کرتے ہیں۔پروگرام کرنے کے سلسلے میں سب سے اہم مرحلBroadcastingمنسٹری سے اجازت حاصل کرناتھااس غرض کیلئے ماہ جولائی میں ہی درخواست کردی گئی اوراجازت حاصل کرنے کی مسلسل کوشش کی جاتی رہی انتہائی کوشش کے بعدوہ دن آن پہنچاجب حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزدہلی تشریف لے آئے۔بڑی فکرمندی تھی کہ آخرکس طرح Liveدکھایاجائے گااورحضورایدہ اللہ

تعالیٰ کے قادیان روانہ ہونے میں صرف ایک دن باقی تھااورابھی تک اجازت نامہ ہاتھ نہ آیاتھااورنہ ہی کوئی امید دکھائی دیتی تھی۔اس طرح محترم اجے جین صاحب جوکہ JAIN T.V.والوں کی طرف سے کام کررہے تھے نے مشورہ دیاکہ اب صرف ایک ہی صورت نظرآتی ہے کہ ہم JAIN T.V.والوں کوکہیں گے کہ وہ اپنے لائسنس پرہماراپروگرام اپ لنک کریں اوروہاں ان کے تعاون سے M.T.A.پر ایک لائن ڈال کرLiveنشرکیادیاجائے کہ یہ JAIN T.V.کے تعاون سے دکھایاجارہاہے۔اس صورت کے سواکوئی صورت نہ تھی۔جب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ معاملہ رکھاگیاتوخاکسارکوحضورایدہ اللہ تعالیٰ نے طلب فرمایا۔بڑی پریشانی تھی 14دسمبر کادن تھا۔اور15دسمبرکوحضورانور قادیان تشریف لے جارہے تھے 16دسمبرکوپہلاخطبہ جمعہ قادیان سےLiveنشرہوناتھاجب حضورانورنے فرمایاکہ آپ اس وقت تک قادیان نہ جائیں جب تک پروگرام Liveنشرکرنے کی اجازت نہیں ہوجاتی اورفرمایاکہ دعابھی کریں اورساتھ ساتھ رپورٹ دیتے جائیں۔حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے دعاکے ساتھ خاکسارکورخصت کیا۔میری پریشانی کاجوعالم تھاوہ میں ہی جانتاتھا،یامیراخدا۔

خاکساردعاؤں کے ساتھ جب مشن ہاؤس سے روانہ ہوکرJAINوالوں کے دفترپہنچاتووہ بھی میری پریشانی کوجان گئے اوربس یہ امیددلانے لگے کہ پروگرام ہرصورت میں ہوگا۔اس پروہاں بیٹھ کرہی جین ٹی وی والوں کاتوسط اختیارکرنے کیلئے معاہدہ لکھناشروع کیااورمنسٹری کے لئے بھی ایک خط لکھاکہ ہم جین والوں کے توسط سے پہلاپروگرام دکھائیں گے۔

اسی دوران خاکسارنے ہوم منسٹری میں جناب L.C.Goelصاحب سے بات کی کہ ہماراپروگرام ہونے میں صرف ایک دن باقی ہے۔ہماری اجازت کی کاروائی کہاں تک پہنچی ہے۔اس پرموصوف نے کہاکہ آپ اس سلسلہ میں رنجی کمارسے بات کریں موصوف INSATڈپٹی ڈائریکٹرہیں جب خاکسارنے ان سے بات کی توانہوں نے یہ خوشخبری سنائی کہ ہوم منسٹری سے ہمیں فون آگیاہے کہ اجازت دے دی جائے مگرابھی ان کی طرف سے چٹھی نہیں آئی ہے۔چٹھی کے آنے پرکاروائی ہوگی۔خاکسارنے جب یہ بات سنی توخداکی حمدمیں میرے آنکھوں سے آنسوجاری ہوگئے کہ سبحان اللہ خلیفہ وقت کی دعاؤں اورتوجہ میں کیااثرہے کہ جس کی گھنٹہ پہلے تک کوئی امیدتک نہ تھی وہ ایک توجہ کے نتیجہ میں کام ہوگیا۔

(روزنامہ الفضل،24مئی 2007ئ، صفحہ:4)